سوال

میری بہن سعودیہ میں کام کرتی ہے اوراپنی تنخواہ کے کچھ حصہ سے میرے نام پر تجارت کرنا چاہتی ہے جس کا نفع مجھے دے گی اوراصل مال اس کا ہی رہے گا اس بنا پر کہ میں نے اس سے قرض لیا ہے لیکن یہ سب کچھ اپنے خاوند کے علم کے بغیر کرے گی توکیا اس معاملہ میں میرے یا اس پر کوئی حرمت تونہیں ؟ ہم مستفید ہونا چاہتے ہیں ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ کی بہن آپ کومال بطور قرض دے اورآپ اسے تجارت میں لگائیں جس کا نفع خود رکھیں اوراصل مال آپ کی بہن کا ہی رہے ، لیکن اگرآپ کی بہن اصل مال کواپنی جگہ پر رکھتے ہوئے نفع میں آپ کے ساتھ شریک ہونا چاہے تویہ جائز نہیں ۔

اس لیے کہ اس کا تعلق ایسے مسئلہ سے ہوگا جس کے بارہ میں ہے کہ " ہروہ قرض جونفع حاصل کرنے کا باعث ہووہ سود ہے " اس لیے جائز نہیں ، اورآپ کو یہ مال دینے میں اس کے لیے کوئی شرط نہیں کہ وہ اپنے خاوند کوبھی اس پر مطلع کرے ۔

کیونکہ یہ مال اس کی ملکیت ہے اوراس کے خاوند کے لیے بیوی کے مال میں سے کچھ بھی حلال نہیں لیکن اگر بیوی خود اپنا مال اسے خوشی سے دینا چاہے تواس میں کوئی حرج نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور عورتوں کوان کے مہر راضی خوشی دے دو ، ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی اور خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہوکر کھاؤ پیئو النساء (4) ۔

لیکن اچھی زندگی بسر نے کرنے کے لیے آپ کو ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ مرد کوتجارتی کاموں میں تجربہ اورمہارت ہوتی ہے اس لیے آپ جوکچھ اپنے مال میں کرنا چاہتی ہیں اسے اپنے خاوند کے علم لائیں تا کہ وہ کوئی اچھا مشورہ دے سکے ۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

بیوی اپنے مال کی مالک ہے اوراسے اس میں تصرف کرنے کا بھی حق حاصل ہے ، وہ اس میں سے ھدیا اورتحفہ بھی دے سکتی اورصدقہ بھی کرسکتی ہے ، اوراپنے جرمانے وغیرہ بھی ادا کرسکتی ہے ۔

اوراسی طرح وہ اپنے حق کومعاف بھی کرسکتی ہے مثلا کسی سے قرض لینا ہویا پھر کسی دور یا نزدیکی رشتہ دار کے لیے وراثت وغیرہ سے بھی تنازل کرسکتی ہے ، اگر بیوی عقل مند ہے تو اس چیز پر اس کے خاوند کواعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔

اور نہ ہی اس کا خاوند بیوی کے مال میں اس کی رضا اورخوشی کے بغیر کوئی تصرف کرسکتا ہے ۔ فتاوی المراۃ المسلمۃ (674/2)

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب